اخباری نمائندوں کا حضور انور سے انٹرویو

حضور انور کی آمد سے قبل اخبار "Daily Telegraph" (یہ سٹیٹ کا اخبار ہے) اور لوکل اخبار "The Standard" اور لوکل ہفتہ وار اخبار "Blacktown Sun" کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

۞...... **ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے اور اختلاف کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا یعنی لوگ اسلام کی سچی تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ تو ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ مسیحؑ اور امام مہدیؑ کو بھیجے گا جو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات لوگوں کے سامنے پیش کرے گا اور اسلام کا اصل چہرہ دکھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور مسیحؑ اور مہدیؑ مامور ہوئے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ جس مسیحؑ کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ تو آچکا۔ جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ وہ آسمان سے اترے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بطور نبی کے آئیں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آسمان سے تو کسی نے نہیں اترنا بلکہ جس کے آنے کی پیشگوئی ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ہو کر آئے گا اور وہ آچکا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر تشریعی نبی ہیں اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے۔ اس لئے یہ خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو عیسیٰؑ کی آمد کے منتظر ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیّین ہونے کے باوجود حضرت عیسیٰؑ کے بطور نبی آنے کے ہی قائل ہیں۔

پس ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان آجکل بڑا اختلاف یہی ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے اور یہ بات ہرگز خاتم النبیّین کے خلاف نہیں ہے۔

۞...... **ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ حضور کا آسٹریلیا آنے کا مقصد کیا ہے؟**

اس سوال کے جوب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں جہاں بھی جاتا ہوں تو میرا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں۔ ان کی پراگرس دیکھوں، ان کے مسائل دیکھوں، ان کے ذاتی پرابلم دیکھوں، ان کی رہنمائی کروں۔ مَیں ان سے ذاتی ملاقات بھی کرتا ہوں جس سے ان کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ پھر جہاں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور جلسے کا انعقاد ہوتا ہے وہاں مَیں ایڈریس بھی کرتا ہوں اور ان کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور یہ کہ جہاں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ملک ہے تو اپنے ملک سے وفاداری اور قوانین کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ آسٹریلیا کا میرا دوسرا وزٹ ہے۔ اس سے قبل مَیں سال 2006ء میں آیا تھا۔

۞...... **جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ فیملیز کی کس قسم کی پرابلم ہوتی ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** مختلف پرابلم ہوتی ہیں اور بعض ان کی ذاتی پرابلم ہوتی ہیں جو مَیں یہاں بیان نہیں کر سکتا۔ مَیں اپنے خطبات جمعہ اور تقاریر میں احمدیوں کو توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرو۔ آپس میں محبت و پیار سے رہو اور بھائی چارہ کی فضا قائم رکھو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ہر ایک کے حقوق ادا کرو۔

۞...... **اس سوال پر کہ کیا آپ نے اندرون آسٹریلیا سفر کیا ہے؟**

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک اپنے اس موجودہ وزٹ میں تو سفر نہیں کیا۔ لیکن گزشتہ وزٹ کے دوران بعض جگہوں کا وزٹ کیا تھا اور یہاں کے Native باشندوں سے بھی ملا تھا۔ یہ Aboriginies اس وقت دنیا کی سب سے پرانی تہذیب ہے۔

۞...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا احمدیہ مسلم کمیونٹی کو آسٹریلین کمیونٹی میں قبول کر لیا گیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز **نے فرمایا:** احمدیہ مسلم جماعت مسلمان کمیونٹیز میں سے ایسی سب سے بڑی کمیونٹی ہے جو ہر سوسائٹی میں قبول کی جاتی ہے کیونکہ ہم کھل کر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس ملک میں بھی ہم رہتے ہیں، اُس ملک سے محبت کرتے ہیں اور اپنے وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دوسرے ہم ملک کے قوانین کی پابندی کرنے والے ہیں۔ ہمارا پیغام امن کا پیغام ہے اور ہمارا نعرہ ’’محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ ہے۔ اس وجہ سے مَیں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی ہمیں ناپسند کرے گا۔ ہمیں ہر طرف عزت کی نگاہ سے ہی دیکھا جاتا ہے۔

۞...... **ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ دنیا کے جو موجودہ حالات ہیں ان میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے جہاں بھی موقع ملتا ہے مَیں سب کو کہتا ہوں کہ صحیح عدل اور انصاف ہی امن لاسکتا ہے اور سچا انصاف وہی ہے جو قرآن کریم کے مطابق ہو اور وہ یہ کہ اگر تمہیں اپنے خلاف، اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔ یہ سچا اسلام ہے اور اس سے سوسائٹی میں امن اور انصاف کا قیام ہوتا ہے۔

۞...... **سیریا (Syria) میں امن کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ** سیریا میں امن اُسی وقت قائم ہوسکتا ہے جبکہ دونوں پارٹیز یعنی حکومت اور وہ مخالف لوگ جنہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کی ہوئی ہے، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہذّبانہ اور انصاف پسند طریق سے پیش آئیں اور تہذیب کے دائرہ میں رہ کر اپنے معاملات حل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: دو تین ہفتہ قبل مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ پر بات کی تھی اور بڑا واضح کیا تھا کہ اُس وقت تک سیریا کا معاملہ حل نہیں ہوسکتا اور یہاں امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ دونوں فریق باہمی رواداری کا مظاہرہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: سیریا میں علوی اور سنّی دو بڑے فرقے ہیں۔ اس وقت حکومت علویوں کے پاس ہے۔ تاہم حکومت میں کسی حد تک سنّی فرقہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سنّیوں کے حقوق کی حق تلفی کی جاتی ہے اور انہیں عزّت نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے ان کی طرف سے علیحدگی کا نعرہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ سنّی لوگ گورنمنٹ میں آجائیں اور ان کی حکومت بن جائے تو تب بھی یہ لوگ صحیح انصاف اور عدل کے ساتھ حکومت نہیں کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل جو اپوزیشن گروپ ہے اس میں انتہا پسند گروپس القاعدہ، طالبان وغیرہ بھی شامل ہورہے ہیں جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہورہے ہیں۔ پس اگر حکومت اور مخالف گروپ اپنی ذمّہ داری نہیں سمجھیں گے اور انصاف سے کام نہیں لیں گے تو پھر اس ملک کا امن بالکل تباہ ہوجائے گا۔ صرف اس ملک کا نہیں بلکہ اِس ریجن کا بھی امن تباہ ہوگا اور باقی دنیا بھی متاثر ہوگی اور ان کا امن بھی تباہ ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں آسٹریلیا سڈنی میں قیام کے دوران میلبورن اور برزبین جارہا ہوں۔

۞...... **منصب خلافت پر فائز ہونے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** مَیں آخری لمحہ تک نہیں جانتا تھا کہ اس منصب پر فائز ہوں گا۔ انتخاب خلافت ایک الیکٹورل بورڈ کرتا ہے۔ انتخاب سے قبل کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس کا نام پیش ہوگا۔ وہیں موقع پر ہی نام پیش ہوتے ہیں اور ووٹنگ ہوتی ہے۔ جو زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ اس منصب پر فائز ہوتا ہے۔ الیکٹورل کالج سے باہر والا بھی منتخب ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں نے پاکستان سے تعلیم حاصل کی۔ اپنی زندگی وقف کی۔ غانا میں آٹھ سال کام کیا۔ اس کے بعد ربوہ پاکستان میں مختلف جماعتی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا۔ پھر 2003ء میں خلیفہ منتخب ہوا۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں، اُن کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم سب انسان ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اخوّت اور بھائی چارہ سے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمّہ داری ادا کرے اور ہر ایک دوسرے سے اس طرح پیش آئے جس طرح خدا چاہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں دوسرے مسلمانوں کے بارہ میں تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جو احمدی نوجوان ہیں وہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے بارہ میں دن رات کوشاں ہیں اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ چیرٹی واک (Charity Walk) کرتے ہیں۔ احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن یوکے نے چیرٹی واک کے ذریعہ تین لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ اکٹھے کئے اور اس میں سے اسّی فیصد رقم غیر مسلم چیرٹیز کو دی۔

امریکہ میں ہمارے نوجوانوں نے ’’مسلم فار لائف‘‘ (Muslim for Life) کے نام سے ایک پروگرام آرگنائز کیا اور دس ہزار سے زائد خون کے بیگ جمع کر کے حکومت کے ہسپتالوں میں دیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرتی ہے اور خلیفۂ وقت ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری مسلم کمیونٹیز کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ہم ایک لیڈرشپ کے تحت دنیا کے 204 ممالک میں ہیں اور ہر جگہ ہماری تعلیم، ہمارا سلوگن، ہمارا کردار اور ہمارا انتظامی ڈھانچہ ایک ہی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم میں کسی قسم کی کوئی انتہاء پسندی نہیں ہے۔ ہم امن سے رہنے والے ہیں اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور جس ملک میں بھی رہتے ہیں اُس کے وفادار ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

یہ انٹرویو ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔